198148 ـ کیا خاوند اور بیوی حج کی ادائیگی کے لیے سونا گروی رکھ سکتے ہیں ؟

سوال

میری ابھی کچھ عرصہ قبل ہی شادی ہوئی ہے، اب ہم خاندان کی ابتدا کرنے سے قبل فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے جانا چاہتے ہیں، لیکن ہمارے پاس اخراجات کے لیے رقم کم ہے، اور ہمیں جو تحفے تحائف میں سونا ملا ہے وہ گروی رکھ کر ہم اپنے اخراجات پورے کر سکتے ہیں، میرا سوال ہے کہ:
آیا اس طریقہ اور اس طرح کے مال سے حج کرنا جائز ہے، یا سونا فروخت کرنا افضل ہے ؟
اور کیا اس گروی رکھے ہوئے سونے پر زکاۃ ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر قرض حاصل کیے بغیر حج نہ کیا جا سکتا ہو اور حاصل کردہ قرض کی ادائیگی کے لیے آپ کے پاس سونا وغیرہ ہو تو اس حاصل کردہ قرض کی رقم سے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

کوئی بھی چیز کسی کے ہاں گروی رکھنا کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت اور جائز ہے.

اور رہن و گروی کا مقصد قرض کی توثیق ہوتی ہے، جو کہ مقروض شخص گروی کی شکل میں قرض خواہ کے پاس وہ چیز بطور ضمانت رکھتا ہے۔

اسکے جواز کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ)

ترجمہ: اور اگر تم سفر میں ہو تمہیں لکھنے والا نہ ملے تو رہن و گروی قبضہ میں رکھ لیا کرو، ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔ البقرۃ (283)

گروی رکھی گئی چیز سونا بھی ہو سکتی ہے اور چاندی بھی، یا کوئی اور قیمتی چیز بھی رکھی جا سکتی ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے عمومی طور پر " گروی قبضہ میں رکھ لیا کرو " فرمایا ہے، کسی چیز کو مقید نہیں فرمایا۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

اگر ہمارے پاس ہمارا کوئی دوست آ کر ہم سے کچھ رقم قرض مانگے اور واپس کرنے تک ہمارے پاس سونا رکھ دے تو کیا جائز ہوگا ؟

کمیٹی کے علمائے کرام کا جواب تھا:

" چاندی کے بدلے سونا یا پھر سونے کےبدلے چاندی گروی رکھنا جائز ہے" انتہی.

ماخوذ از: "فتاوی اللجنۃ الدائمۃ "(13 / 480)

کمیٹی کے علماء سے یہ سوال بھی کیا گیا:

میں ایک چھوٹی سی کمپنی کا مالک ہوں جہاں الیکٹرانک اشیاء قسطوں پر دی جاتی ہیں، لیکن ہم اس کے بدلے بطور گروی کوئی چیز رکھتے ہیں، طریقہ یہ ہے کہ: جب گاہک کوئی الیکٹرانک چیز خریدنے آتا ہے تو ہم اس کی قسطوں میں قیمت طے کر کے قسط مکمل ہونے تک بطور ضمانت اتنی یا اس سے کچھ کم قیمت کا سونا اپنے پاس رکھتے ہیں، اور جب مدت محددہ میں قسطیں مکمل ہو جاتی ہیں تو ہم اس کی وہ امانت اسی طرح مکمل واپس کر دیتے ہیں کیا گروی کا یہ طریقہ شریعت کے مطابق صحیح ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" آپ اپنے گاہک سے ادھار چیز خریدنے کے مقابلہ میں اس کے برابر قیمت میں سونا وغیرہ بطور گروی و ضمانت رکھنا شرعاجائز ہے؛ کیونکہ رہن و گروی رکھنا کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے، کیونکہ گروی کی حقیقت تو کسی چیز کی ادھار فروخت کی توثیق ہے جسکی بیع شرعا جائز ہو، تا کہ اگر خریدار قیمت ادا نہ کر سکے تو گروی یا اس کی قیمت سے وہ رقم پوری کی جا سکے، لیکن آپ کو اس رہن و گروی کی مکمل حفاظت کرنا ہوگی کیونکہ وہ آپ کے پاس امانت ہے۔

اور گروی رکھنے والا اپنا قرض ادا نہ کر سکے، یا پھر گروی رکھی گئی چیز قرض کی ادائیگی کیلئے فروخت نہ کرے تو پھر گروی چیز کو فروختگی اور اپنا حق لینے کیلئے آپ کو شرعی عدالت سے رجوع کرنا ہوگا" انتہی

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (11/ 140-141)

رہن رکھنے کی حکمت معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (132648) کا مطالعہ کریں۔

دوم:

اگر گروی رکھا گیا سونا زکاۃ کے نصاب کو پہنچتا ہو، یا پھر آپ کے پاس اور بھی سونا ہو اور وہ سب ملا کر نصاب مکمل ہو جائے تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکاۃ ہو گی، اور کسی قرض کےبدلے میں گروی رکھنا زکاۃ میں مانع نہیں ہوگا، کیونکہ آپ اس کی ملکیت تامہ رکھتے ہیں۔

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (99311) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .